سوا چند احکام کے فراغت ہے چنانچہ حواریون کے خط سے یہی معلوم ہوتا ہی جو کمیٹی اور اجتہاد کرکے انطاکیہ اور شام وغیرہ کے لوگون کو لکھا تہا اوس خط کا ذکر کتاب اعمال کے پندرہوین باب مین لکھا ہے اور اسی باب کی اہائیسوین اور انتیسوین آیت مین اسطرح لکھا ہے کہ روح القدس نے اور ہمنے بہتر جانا کہ ان ضروری باتون کے سوا تمپر اور کچھ بوجہ نہ ڈالین کہ تم بتون سے چڑہے ہوون اور لہو اور گلا گھوٹی ہوی چیزون اور حرام کاری سے پرہیز کرو اگر تم ان چیزون سے آپ کو بچائے رکہوگے تو خوب کروگے سلامت رہو انتہی - اور جبکہ پولوس سفر سے مراجعت کرکے اور یروشلیم مین پہونچا اور حواریون سے ملاقات کئے اور تمام واقعات کو جو خدا نے اس کے وسیلے غیر قومون کے لئے ظاہر کیا تہا بیان کیا اسکی بابت کتاب اعمال کے اکیسوین باب ۲۰ مین اسطرح لکھا ہے کہ اونہون نے یہ سنکے خداوند کی تمجید کی اور اوس کو کہا ای بہائی تو دیکہتا ہے کہ یہودیون مین کتنے ہزارہین جو ایمان لائے اور سب شریعت کے غیرتمند ہین اور اونہون نے تیری حق مین خبر پائی کہ تو سب یہودیون کو جو غیر قومون کے درمیان رہتی ہین سکہاتا ہے کہ موسی سے پہر جائین کہ کہتا ہے کہ اپنے لڑکون کا ختنہ مت کرو نہ شریعت کے دستورون پر چلو اب کیا کرین لوگ بیشک کثرت سے جمع ہون گے کیونکہ سنینگے کہ تو آیا ہے سو یہ کر جو ہم تجہہ سے کہتے ہین ہمارے پاس چار مرد ہین جنہین نذر ادا کرنا ہے اونہین لیکے اپ کو ان کے ساتہ پاک کر اور ان کے لئے کچہ خرچ کر تا کہ وے اپنا سر منڈا دین تو سب جانین گے کہ جو باتین ہمنے تیری حق مین سنی ہین سو کچہ نہین بلکہ تو آپ بہی شریعت کو حفظ کرکے درست چلتا ہے پر جو غیر قومون مین سے ایمان لائے ان کی بابت ہمنے ٹہہرا کے لکہا ہے کہ وے ایسے ایسے باتین نہ مانین مگر بتون کے چڑہاوے اور لہو اور گلا گھوٹی ہوی چیزون سے اور حرام کاری سے اپ کو محفوظ رکہین تب پولوس ان مردون کو لیکے اور دوسرے دن اپ کو ان کے ساتہ پاک کرکے ہیکل مین داخل ہوا - انتہی - پس یہ دونون عبارتین صراحتاً دلالت کرتی ہین کہ عیسائیون کو سوا چار چیزون مذکورۂ بالا کے تمام چیزون اور توریت کے احکام ظاہریہ سے فراغت حاصل ہوی اور حواریون کی صلاح اور اجتہاد سے ان سب پر نسخ کی قلم پہر گئی صرف توریت ہی کے حکمون پر نہین بلکہ خود حضرت عیسی علیہ السلام سے قول پر ہی قلم پہر گئی اور اوسپر خط نسخ کہینچا گیا جو متی کی انجیل کے تئیسوین باب کی دوسری آیت مین حضرت عیسی علیہ السلام نے حواریون اور اور لوگون کو خطاب کرکے فرمایا تہا کہ فقیہ اور فریسی موسی کی گدی پر بیٹہتے ہین اسلئے جو کچہ وے تمہین ماننے کو کہین مانو اور عمل مین لاؤ - انتہی - یہ صریح توریت کی حکمون کی تابعداری کے لئے ارشاد ہے اور اس حکم کے منسوخ کرنے کے لئے جناب پولوس صاحب کی کوشش و محنت سب سے زیادہ تہی چنانچہ دوسری عبارت سے واضح ہے کہ ان مقدس عیسائیون کی یہی تعلیم تہی کہ ختنہ نہ کرو اور توریت کے حکمون پر نہ چلو اور عبارت مذکورہ سے یہی روشن ہوتا ہی کہ ان مقدس حواریون مذکور نے تقیہ کرنیکی صلاح دی اور خود اشتراف

نے اسی طرح پر عمل کیا اور یہ تقیہ دوسری مرتبہ ہے کیونکہ پہلے بھی ایک مرتبہ تقیہ کرکے بمنشی کا ختنہ کروایا تھا مگر افسوس
کہ اس مرتبہ کے تقیہ نے کچھ فائدہ نہ دیا اور ہیکل مین جانے کے بعد ان کی ذات مقدس کی ذلت ہوئی کیونکہ
اسیہ سے یہودیون نے مقدس موصوف کو پہچان کر اور یہودیون کو بھی برانگیختہ کر دیا تھا۔ اور ان مقدس
صاحب سے صرف دو ہی مرتبہ تقیہ ظاہر نہین ہوا بلکہ حضرت کی بعض مکتوبات سے واضح ہوتا ہے کہ یہ تقیہ اکثر اوقات
مقدس ممدوح کی عادت شریف مین داخل تھا چنانچہ قرنتیون سے پہلے خط کی نوین باب ۲۰ مین ارقام فرماتے
ہین کہ مین یہودیون سے درمیان یہودی سا تھا تاکہ مین یہودیون کو نفع مین پاؤن شریعت والون مین
شریعت والا بنا تاکہ شریعت والون کو نفع مین پاؤن اور بے شریعت لوگون مین بے شریعت سا (ہرچند
مین خدا سے نزدیک بے شریعت نہین ہوا بلکہ مسیح کی شریعت کا تابع تھا) تاکہ مین بے شریعت لوگون کو نفع
مین پاؤن کمزورون مین مین کمزور سا تھا تاکہ کمزورون کو نفع مین پاؤن مین سب آدمیون کے واسطے سب
کچھ بنا تاکہ ہر ایک طرح سے کتنون کو بچاؤن اور مین یہ انجیل کے واسطے کرتا ہون۔ انتہیٰ۔ پس صاف ارشاد فرماتے
ہین کہ انجیل کی شرکت سے لئے جہان تشریف لیجاتے تھے وہین کے لوگون کا مذہب اختیار کرتے تھے سبحان اللہ کیا
ہدایت کا عمدہ طریقہ اختیار کیا۔ اور وہ جو پادری فنڈر صاحب نے کتاب طریق الحیات کے چھیالیسوین[۴۶] صفحہ مین
تقیہ کی مذمت کرکے اپنی گمان مین اس سے فرقہ اسلامیہ کے ایک فریق یعنے شیعہ پر طعن کرکے لکھتے ہین کہ بہر صورت
تقیہ کم اعتقادی اور بے ایمانی سے صادر ہوتا ہے۔ اس کم اعتقادی اور بے ایمانی مین اپنی پولوس مقدس
کو بھی شامل کرنا چاہئے ؎ نازم کہ بر رقیبان دامن فشان گذشتی۔ گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد۔
اون مذہب کی حمایت اور تعصب ایسا ہی چاہئے کہ کوئی نہ کوئی طعن خواہ حق ہو یا ناحق اسلام سے کسی فرقہ پر کیا جاوے
گو اسکا مصداق پولوس مقدس یا اور کوئی حواری ہی کیون نہو۔ اور طرفہ یہ ہے کہ حواریون کے اجتہاد کے
بموجب تو چار چیزون سے سوا تمام ظاہری حکمون اور عملون مندرجہ توریت سے فراغت حاصل ہو ہی چکی تھی اوس کے
بعد فرقہ کاتولکین نے منجملہ ان چار چیزون کے اور تین چیزون سے بھی فراغت حاصل کرلئے چنانچہ کسیس
مراکبوس کی کتاب مین کہ جس مین قرآن شریف کو عربی زبان مین نقل کرکے اوسکا ترجمہ لاطینی زبان مین کرتا ہے اپنا اور
عقیدہ کے بیان مین لکھا ہے کہ بتون کی قربانیان اور لہو اور گلا گھونٹی ہوئی جانور جو مسیح کے رسولون نے حرام
کئے ہین ان کا حرام ہونا خاص انہین کے زمانہ کے لئے تھا۔ انتہیٰ۔ مطلب یہ کہ ہماری زمانہ مین یہ چیزین حرام

---

[۴۶] یہان نہ معلوم کہ غلط کیون کہنچے ہین شاید یہ درس المحاقی ہو۔ ۱۲۔ [۴۶] اس بے انصاف پادری کو خدا سمجھے کہ بتون کی قربانیان
جو خدا کے نزدیک سب چیزون سے زیادہ پلید اور مبغوض ہین اپنی لئے حلال کرلئین حالانکہ عہد عتیق اور عہد جدید سے کہین اس
حکم کا نسخ نہین سمجھا جاتا اور کتاب خروج کے چوتیسوین باب ۱۵ مین لکھا ہے کہ ایسا نہ ہووے کہ تو اس زمین کے باشندون سے کچھ عہد باندھے

ہین۔ بہرحال دین عیسوی مین شریعت موسوی کے حکمون کا منسوخ ہونا اظہر من الشمس ہے کچھ بیان کی حاجت نہین اور مقدس مدوح گلیتیون کے تیسرے باب ۲۳ مین لکھتے ہین کہ ایمان کے آنے سے پیشتر ہم شریعت کے بند مین تھے اور اوس ایمان تک جو ظاہر ہونیوالا تھا گہرے مین رہے پس شریعت مسیح تک پہنچانیکو ہمارا استاد ٹہرے تاکہ ہم ایمان سے راستباز گنے جائین پر جب ایمان آچکا تو ہم پھر استاد کے تحت مین نہین رہتے انتہیٰ۔ اور اس ایک نبی کی شریعت کے احکام منسوخ ہونے مین جسکا دوسرے نبی کی شریعت مین ظہور ہو طعن کرنا بے وقوفون کی شان ہے کیونکہ نبوت کا بدلنا خود شریعت کی تبدیل کا مقتضی ہے چنانچہ عبرانیون کے خط کے ساتوین باب ۱۲ مین تحریر فرماتے ہین (مطبوعہ کلکتہ ۱۸۳۹ء) کہ اگر امامت ٹل جائے تو بضرورت شریعت بھی ٹل جاتی ہے انتہیٰ۔ اور اگر علماء مسیحی کو فقط نسخ کا لفظ بولنے سے اسقدر نفرت ہے گو اس کے معنے کے ثبوت کا اقرار کرین یہ بھی بیجا ہے کیونکہ اس صورت مین ان کو اپنی پولوس مقدس کے قول سے بھی بطریق اولیٰ نفرت کرنی پڑیگی کیونکہ ذات والا رومیون کے خط سے چھوتھے باب ۱۵ مین زیبا رقم فرماتے ہین کہ شریعت قہر کا سبب ہے اس لئے کہ جہان شریعت نہین وہان نافرمانی بھی نہین اور پھر قرنتیون کے پہلے خط کے پندرہوین باب ۵۶ مین لکھتے ہین کہ موت کا ڈنک گناہ ہے اور گناہ کا زور شریعت ہے پھر قرنتیون کے دوسرے خط کے تیسرے باب ۱۳ مین لکھتے ہین کہ ہم موسیٰ کیطرح عمل نہین کرتے جسنے اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا تاکہ بنی اسرائیل اس اٹہہ جانیوالے کی غائت تک بخوبی نہ دیکھین لیکن انکی فہم تاریک ہوگئی کیونکہ آجتک پرانے عہد نامہ کے پڑہنے مین وہی پردہ رہتا ہے اور اٹہہ نہین جاتا پس آجتک جب موسیٰ کی (کتاب) پڑہی جاتی ہے تو وہ پردہ ان کے دل پر پڑا رہتا ہے لیکن جب خداوند کی طرف پھریگا تب وہ پردہ ہر طرف سے اٹہہ جائیگا انتہیٰ۔ اور گلیتیون خط کے دوسرے باب ۱۶ مین لکھتے ہین کہ کوئی بشر شریعت کے کامون سے راستباز گنا نہ جائیگا (۲۱) کیونکہ راستبازی اگر شریعت سے ملتی ہے تو مسیح عبث موا۔ انتہیٰ۔ اور اسی خط کے تیسرے باب ۱۰ مین لکھتے ہین کہ وہ سب جو شریعت ہی سے اعمال تزکیہ کرتے ہین سو لعنت کے نیچے ہین (۱۱) پر یہ بات کہ کوئی خدا کے نزدیک شریعت سے راستباز نہین ٹہرتا سو ظاہر ہے۔ انتہیٰ ملخصاً۔ اور پھر تمطاؤس کے پہلے خط کے پہلے باب ۸ مین لکھتے ہین کہ ہم جانتے ہین کہ شریعت اچھی ہے بشرطیکہ کوئی اُسے شریعت کے طور پر استعمال کرے یہ سمجھے کہ شریعت راستباز کیواسطے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۲) اور کہ وے جب اپنی معبودونکی پیروی مین زنا کرتے اور اپنی معبودون کے لئے قربانی کرتے ہین تجھ کو بلاوین اور تو انکی قربانی سے کہا وے۔ انتہیٰ۔ اور عہد جدید کا حال اس حکم سے معلوم کر چکے ہو۔ اور نیز کتاب مکاشفات کے دوسری باب ۱۴ مین اس قربانی کی مذمت موجود ہے چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ اس آیت کی نقل اسی کتاب کے پہلے باب کی تیسری فصل کے چوتھے کلیدی جواب مین آئیگی۔ ۱۲۔ ۱۲ مطبوعہ مرزاپور مین لفظ کتاب سہو کاتب سے چھوٹ گیا ہے۔ ۱۲۔

نہین بلکہ بے شرع لوگون کے واسطے و نافرمانبردارون دبے دینون و گنہگارون و ناپاکون و شہدون اور
مان باپ سے مارڈالنے والون اور خونیون اور حرام کارون اور لونڈہ بازون اور بردہ فروشون
اور جہوٹہ بولنے والون اور جہوٹی قسم کہانیوالون کے واسطے اور ان کی سزا ۔ جو کچہ صحیح تعلیم کے برخلاف
ہووے اسکے واسطے ہے ۔ انتہیٰ ۔ اور عبرانیون کے خط کے ساتوین باب ۸ امین لکہتا ہے کہ اگلا قانون اسلئے
کہ کمزور اور بے فائدہ تہا اُٹہہ گیا ۔ اور اسی خط کے آٹہوین باب ۷ مین لکہا ہے کہ اگر وہ پہلا عہد بے عیب ہوتا
تو دوسرے کے لئے جگہ کی تلاش نہ ہوتی (۱۳) اور جب اوسنے نیا کہا تو پہلے کو پرانا ٹہہرایا پر وہ جو پرانا اور
دنی ہے سو مٹنے کے نزدیک ہے انتہیٰ ۔ ایسے موقعون پر جہان کہین شریعت کا لفظ آیا ہے اس سے توریت اور
توریت کے حکم مراد ہین اور اسی لئے عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۲۱ء سنہ ایکہزار آٹہہ سو اکیس مین شریعت کی جگہ اکثر توریت
کا لفظ واقع ہوا ہے اور ایسا ہی عہد اول کو بہی خیال کرنا چاہیے ۔ پس عیسائیون کا پولوس مقدس توریت
کو قہر کا باعث اور گناہ کی قوت اور اس سے راستبازی کا حاصل ہونا غیر ممکن اور اس کا کسی چیز کو کامل نہ کرنا
ارشاد فرماتے ہین اور اس کے حکمون کو ضعیف اور بیمصرف اور منسوخ اور عیب دار اور اس کے حکمون پر عمل
کرنے والون کو ملعون اور موسیٰ صاحب کی توریت کی یاد کو دل کی گمراہی کا وسیلہ ظاہر کرتے ہین حالانکہ
حضرت داؤد انیسوین زبور (۷) مین فرماتے ہین کہ خداوند کی توریت کامل ہے کہ دل کے پہیرنے والی ہے خداوند
کی شہادت سچی ہے کہ سادہ دلون کو تعلیم دینے والی ہے خداوند کی شریعتین سیدہی ہین کہ دل کو خوشی
بخشتے ہین خداوند کا حکم صاف ہے کہ آنکہون کو روشن کرتا ہے انتہیٰ ۔ اور ایک سو انیسوین زبور مین توریت
کی اور اسکی حکمون کی بہت تعریف کرتے ہین اور بنی اسرائیل کی بربادی کا سبب یشعیاہ کے پانچوین باب ۲۴
مین لکہا ہے کہ اونہون نے رب الافواج کی شریعت کو ناچیز اور اسرائیل کے قدوس کے سخن کو ذلیل جانا ۔ بلکہ
خود مقدس موصوف عبرانیون کے خط کے دسوین باب ۲۸ مین اقرار کرتے ہین کہ جسنے موسیٰ کی شریعت کو حقیر
جانا تو رحمت سے خارج ہوکے دو تین گواہی سے مارا جاتا تہا ۔ ازالۃ الاوہام مین بیدریغ گذشتہ میشود لکہا
ہے انتہیٰ ۔ افسوس کی بات ہے جیسے پولوس مقدس صاحب کے کلمات طیبہ توریت کے حق مین ہین اگر انکا قائل
کوئی اہل اسلام مین سے ہوتا تو خدا جانے علمائے مسیحی کو کیا غیض و غضب ہوتا اپنی گریبان مین مونہ ڈال کر
نہین دیکہتے اہل اسلام پر مونہ زوریان کرتے ہین ۔ ہم بہی اس فرقۂ عالیہ کے علماء سے انصاف پروری مولیٰ
قلم سے صاد کرتے ہین کہ اہل اسلام کو تو فقط نسخ کا لفظ بولنے سے گناہون سے کیچڑ مین دامن آلودہ جانتے ہین
اور اپنی مقدس کو باوجود ان زبان درازیون کے ان امرون مین پاک جامہ کہتے ہین ۔ اب طعن کی عبارت
کے قولون پر مانہ صاف ہوتا ہے **قولہ** اگر پہلا حکم عمدہ تہا اسکی منسوخ ہونے کی کوئی وجہ نہ تہی **اقول**

اسکا عمدہ ہونا باعتبار پہلے زمانہ کے اور ان لوگون کے لحاظ سے صرف ایک مدت تک تھا اور وہ مدت خدا کے علم مین مقرر تھی اور اس مدت کے ظاہر اور بیان کرنے کو نسخ کہتے ہین پس اس نسخ کو بیوجہ کہنا اپنی عقل سے ہاتھ دھونا ہے **قولہ** اور اگر پہلا حکم قبیح یعنے بُرا تھا پس پہلے زمانہ مین اس برے حکم کا امر کرنا اور اسکو جاری کرنا نہایت قبیح اور بد ہوا اور ذات واجب یعنے خدا تعالی ایسے کاموں سے پاک ہے **اقول** ہم ہرگز ہرگز برا نہین کہتے مگر مسیحیون کا مقدس البتہ اس استعمال کو توریت کے حکمون کی نسبت اپنی تحریر اور تقریر مین لایا ہے چنانچہ عنقریب بھی جان چکے ہو - علاوہ ازین جناب باری کیطرف سے بُرے حکمون کا صادر ہونا چاہئے کہ منجملہ اہل کتاب کے عقاید سے ہو کیونکہ باعتبار حکم انکے کتب الہیہ سلف کی آیتون کے اسکا جواز سمجھا جاتا ہے چنانچہ صحیفۂ حزقیل کے چوتھے باب ۱۲ مین خدا تعالے کا حکم حزقیل کی نسبت اسطرح مرقوم ہے کہ تو جو کے پھلکی کھایا کرے گا اور تو انکی انکھون کے سامنے انسان کے گوہ سے اُسے پکائیگا (۱۴) تب مین نے کہا کہ ہائے خداوند یہوداہ دیکھ میری جان کبھی ناپاک نہین ہوئی اور اپنی جوانی سے ابتک کوئی مردار چیز جو آپ سے مرجائے یا پھاڑی جائے مین نے ہرگز نہین کھائی اور حرام گوشت میرے مُنہ مین کبھی نہین آیا تب اس نے مجھے کہا کہ دیکھ مین انسان کے گوہ کے عوض تجھے گوبر دیتا ہون سو تو اپنی روٹی اس سے پکا - انتہی - اس حکم کی قباحت پر خود حضرت حزقیل علیہ السّلام کا افسوس کرنا گواہ ہے اس قباحت کے علاوہ علماء مسیحی اس نسخ کو بھی دیکھین کہ تعمیل سے پہلے کیونکر یہہ حکم منسوخ ہوگیا - اور اسی صحیفے کے بیسوین باب ۲۴ مین لکھا ہے کہ اس لئے کہ وے میری عدالتون پر عمل نہ کرتے تھے بلکہ میرے قانون سے نفرت رکھتے تھے اور میرے سبتون کو ناپاک کرتے تھے اور انکی آنکھین انکے باپ دادون کے بتون پر تھین سو مین نے اونہین وہ سنتین (یعنے شریعتین) دین جو بھلی نہ تھین اور وے عدالتین جنسے وے جیتے نہ رہین - انتہی - اس عبارت مین خود بھلی نہ تھین کا لفظ احکام الٰہی کے حق مین واقع ہے - اور ہوسیع کے صحیفے کے پہلے باب ۲ مین لکھا ہے کہ خداوند نے ہوسیع کو فرمایا کہ جا اور ایک زنا کار عورت اور زنا کی لڑکی اپنی لئے لے - انتہی - اور اسی صحیفہ کے تیسرے باب ۱ مین لکھا ہے کہ خداوند نے مجھے فرمایا کہ پھر جا اور ایک عورت سے جو اسکے دوست کی پیاری ہے پر زنا کرتی ہے محبت رکھ - انتہی - ان حکمون کو دیکھنا چاہئے کہ عقلاً کس قسم کے ہین - **قولہ** کسی نبی نے ایسا دعوی نہین کیا - **اقول** یہ صریح غلط ہے کیونکہ نسخ سمجھے مذکور تمام انبیاء اہل شریعت کی شریعتون مین جاری ہے - اور مسیحیون کے مقدس نے جسکو عیسائی منجملہ انبیا کے نبی جانتے ہین کیا کوتاہی اس دعوی مین کئے ہے کہ منسوخیت کے سوا

معیوب اور بے مصرف ہونے کی نسبت بھی توریت کے حکمون کی طرف کئی ہے **قولہ** بلکہ عیسے الخ
اقول اگر یہہ قول نسخ بمعنی مذکور کے منافی ہے تو اس صورت مین ہم سے بڑھکر انبیاء سابقین پر اعتراض
واقع ہوتے ہین خاص کر پولوس کے قولون کا تو ذرہ بہر بھی کچھ اعتماد اور اعتبار نہوگا پس جو کچھ اپنی طرف سے
تاویل کروگے اہل اسلام کی طرف سے بھی وہی جان لو۔ علاوہ ازین حضرت عیسیٰ کا یہہ کہنا کہ جبتک سب کامل
نہو صریح اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ توریت کے سب حکم کامل تھے بلکہ بتقاضای وقت اللہ تعالی نے
ناقص حکم کا ارشاد کیا تھا بعدہ وقت مقررہ پر اسکی تکمیل ہوگئی۔ **تنبیہ** ۔ اس جگھہ اگرچہ طوالت
کا خوف مانع ہے کہ علاوہ تقریر طعن کے کچھہ اور بھی علماء مسیحی کی زبان درازیون اور مزخرفات کی تحریف
کئی جائے مگر طبیعت یہہ بھی نہین چاہتی کہ اس سے بالکل اعراض کیا جاوے پس بفحوائے ما لا یدرک کلہ
لا یترک کلہ اس فرقہ کے تہوڑے سے اقوال کی رد کرتا ہون پادری فنڈر صاحب میزان الحق کی دوسری
فصل مین لکھتے ہین کہ قرآن اور اسکی تفسیرون مین لکہا ہے کہ زبور توریت کی ناسخ ہے اور انجیل سے منسوخ
ہوگئی۔ حالانکہ یہہ صریح بہتان ہے جو پادری صاحب نے محض تعصب سے باندہا ہے کیونکہ قرآن اور تفسیرون
کا تو کیا ذکر عوام اہل اسلام بھی نہین کہتے کہ زبور احکام کے اندر ناسخ یا منسوخ ہے کیونکہ اسمین تو دعائین
ہین انکے ناسخ اور منسوخ ہونے کے کیا معنے۔ اور پہر اسی فصل مین لکھتے ہین کہ نسخ کے اعتقاد مین دو قباحتین
لازم آتی ہین ایک یہہ کہ اللہ تعالی نے لوگون کے فائدے کے واسطے توریت دی جب اوس سے مطلب
حاصل نہوا انجیل دی جب اس سے بھی مراد حاصل نہوی تو قرآن دیکر اپنا مطلب پورا کیا۔ اور اس سے اسکی
حکمت اور قدرت مین کمال نقصان لازم آتا ہے دوسری یہہ کہ لازم آتا ہے کہ اپنی مصلحت کیلئے ایسے ناقص حکم
کا حکم دیا جو مطلب تک نہ پہونچاوے اور یہہ بات خدا کی ذات و صفات کاملہ سے بعید ہے۔ انتہی خلاصہ۔
یہ اعتراض بھی نسخ کے معنے نہ سمجھنے سے یا پادری صاحب کے تعصب سے پیدا ہوتا ہے۔ ہان یہہ دونون
قباحتین انکے پولوس مقدس پر لازم آتی ہین چنانچہ معلوم کر چکے ہو۔ اور پادری رنگین دافع البہتان کے
مصنف نے بھی اپنی اسلاف و اخلاف کی مانند نسخ اصطلاحی اہل اسلام کی سمجھنے سے بیخبر ہونے کے
باعث اپنی کتاب کی نوین فصل مین طعن کی تحریر مین پادری فنڈر کی کاسہ لیسی کر کے چند کلمہ اور زیادہ کئے
ہین اگر ان کلمات سے تائب نہوا تو جبار مطلق کے عذاب مین سخت سزا ہوگی اور وہ کلمات یہہ ہین کہ میرے
نزدیک محمد کے توریت و انجیل کے منسوخ ہونیکا دعوی کرنے کے تین سبب ہین۔ اول اسکی کلام کا توریت
اور انجیل سے مخالف ہونا دوم نفسانی خواہشون کے سبب اسکا انجیل کی باطنی طہارت کو نہ پسند کرنا۔

حاشیہ لہ یعنے جو چیز ساری نہ ملے تو ساری کو چہوڑ بھی نہ دے بلکہ جسقدر ملے اسیکو غنیمت جانے۔ - - -

سوم اپنی مریدون کے بہکانیکیلئے اوسکا بہشت مین لذاتِ جسمانی بیان کرنا تاکہ اس حیلے سے جہاد کے اندر اپنی جان کو برباد کرین حالانکہ انجیل کی رو سے بہشت مین فقط روحانی لذتین ہین پس ان تینون باتون کا لحاظ کرکے فسخ کا حیلہ بنایا۔ انتہیٰ خلاصہ۔ **اقول** یہ تینون وجوہات ادنیٰ تغیر سے عیسائیون کے پولوس مقدس پر جو توریت کے حکمون پر نسخ کا لفظ بولنے کے علاوہ بے مصرف اور عیب دار وغیرہ کے الفاظ بھی ارشاد فرماتے ہین بلکہ جناب مسیح پر اور تمام حواریون پر بھی تہور سے تغیر سے الشکر وارد ہوتی ہین لیکن بپاسِ ادب پولوس پر اکتفا کیا جاتا ہے اسکی تقریر اس پادری صاحب طالبِ دنیا تارکِ اخریٰ کی تقریر کی مانند کئی جاتی ہے کہ پولوس مقدس سے دعویٰ مذکور کے صادر ہونے کے تین سبب ہین۔ اول احکام کے اندر مسیح اور حواریون کی تعلیم مین مخالفت ظاہر ہونی بجز یکہ چار چیزون مذکورہ کے سوا مذہب مسیحی مین توریت کے تمام احکامِ ظاہریہ جنمین سے بعض کی نسبت ابدیت اور بعض کی نسبت عمل کرنیکی بدرجۂ کمال تاکید تھی فراغت ہوگئی دوم بمقتضائی سستی اور نفس پروری کے توریت کے احکام اچھی نہ معلوم ہوتے کیونکہ انکی بجالانے مین کامل مشقت تھی سوم اپنی معتقدون کے بہکانے کے لئے اُن حکمون کا ساقط کرنا کہ جنمین حدین اور تعزیرین بھی تھین کیونکہ کاہل اور نفس پرور لوگ اسکو نعمت بے بدل سمجھتے ہین تاکہ حدون اور تعزیرون اور دوسرے اعمالِ بدنیہ کے ساقط ہونیکی حیلے سے فاسق اور شریر لوگ جو آخرت کے عذاب کو چندان خیال مین نہین لاتے بلکہ اسے ایک افسانہ جانتے ہین خوش ہوجائین اور اباحتِ عامہ کے بہانے سے پاک اور ناپاک اور مردار کو نوشِ جان فرماوین اور تمام تکالیفِ شرعیہ سے سبکدوش ہونے کے سبب جوق جوق اس مذہب مین آوین پس مقدس موسوف نے فسخ کا حیلہ اٹھایا اور توریت کے حکمون پر عیب دار اور بے مصرف ہونیکی خاک چھانے۔ اور رسالۂ وجہۃ الایمان کا مصنف اس بات کیلئے کہ انجیل سے توریت کا نسخ ظہور مین نہین آیا پولوس کے قول کو جو گلتیون کے تیسرے باب مین ہے تیسری دلیل قرار دیتا ہے اور وہ یہ کہ شریعت مسیح تک پہونچانے کو ہمارا استاد ٹھہری۔ انتہیٰ۔ سبحان اللہ پادری صاحب رسالہ کے مصنف کسقدر شرابِ غفلت کے نشہ مین مخمور ہین کہ اس قول کے مابعد سے بھی بیخبر ہین اور وہ یہ ہے تاکہ ہم ایمان سے راست باز گنے جائین لیکن جب ایمان آچکا تو ہم پھر استاد کے تحت مین نہین رہتے انتہیٰ۔ پس یہ کہنا کہ لیکن الخ صریح توریت کی نہ تابعداری کرنے پر دلالت کرتا ہے اور یہی نسخ کے معنے ہین اور قطع نظر اس سے پادریصاحب کی خوش فہمی ہے کہ عبارتِ مذکورہ سے سمجھے کہ توریت کے احکام کا نسخ نہین ہوا اور تعجب کہ پادری صاحب عبرانیون کے خط کے ساتھوین باب ۱۹ اور اسی خط کے آٹھوین باب ۷ و ۱۳ مین پولوس کے قولون کی طرف متوجہ نہین ہوئے اور ایسے ہی دوسری پادری صاحبون کی مزخرفات بھی جو ایسے ویسے رسالے تصنیف کرکے مصنفون کے گروہ مین شامل ہوکر اپنی گمان مین اس پر فخر کرتے ہین اونکے رسالون

مین مندرج ہے اوقات ضایع ہونیکا خوف انکی غلطیون کے پکڑنیکا مانع ہے کید دوم عیسائی کہتے ہین کہ توریت کے احکام انجیل سے منسوخ نہین ہوتے بلکہ ہر چیز جو پہلی زمانہ مین نمونہ کے طور دیکھی جاتی تھی سبھی مذہب مین حقیقتاً دیکھی گئی مثلاً قربانیین جو گناہون کے کفارہ کیلئے توریت مین ہین ایک بڑی قربانی کا نمونہ تھا جو تمام لوگون کے گناہون کے کفارہ کے لئے جناب مسیح کے مصلوب ہونے سے مراد ہے اور ایسا ہی غسل اور طہارت بدن کے حکم اور ختنہ کا حکم اس باطن کی پاکیزگی اور نفسانی خواہشون کے کاٹنے کے نمونے تھے جو انجیل کے وسیلے سے عمل مین آئے اور علی ہذا القیاس پس انجیل فی الحقیقت توریت کی مکمل ہے نہ ناسخ اور محمدی لوگ غلطی سے کہتے ہین کہ عہد جدید توریت کا ناسخ ہے **جواب** جاننا چاہئے کہ نصارے نسخ کے اعتقاد کی بابت اہل اسلام پر رنگارنگ کی تقریرون سے جو نسخ کے معنے نہ سمجھنے سے پیدا ہوتے ہین اعتراض کرتے ہین اور اسکا جواب بہت عمدہ طور سے کید اول مین لکھا گیا اور جب خود بھی نسخ کا اقرار کرنے سے چارہ نہین رکھتی اپنے اوپر سے اعتراض دفع کرنے کے لئے یہ کید تراش لیا اب اسکا جواب سننا چاہئے کہ پہلا جملہ محض لغو اور یوچ ہے چنانچہ جتنے واہی فرقے مداریون اور جلالیون اور رسول شاہیون کی مانند جو اپنی آپ کو اہل اسلام سے گنتی ہین اور احکام شرعیہ کی نسبت اپنی معتقدون کو اس قسم کی تاویلین سکھلاتے ہین ایسا ہی یہ لوگ کیونکہ تمام احکام ظاہری کا موقوف ہوجانا فیما بین اکثر آدمیون اور چارپایون کے ملنے اور پلید رہنے مین اور مکروہات سے پرہیز نہ کرنے مین کوئی فرق نہین چھوڑتا - اور بیشک اس مذہب کا بہ نسبت یہود وغیرہ کے زیادہ ہونیکا یہی سبب ہے کہ اکثر آدمی گنہگار اور سست الوجود جو شریعتون کے ممنوعات شرعیہ سے پرہیز کرنے کو بڑی بھاری موت جانتے ہین اور اپنے مذہب مین مطعون ہوتے ہین ناچار اس مذہب مین جو چار حکمون کے سوا توریت کے تمام ظاہری حکمون سے اس مین فراغت ہے اپنا ٹھکانا دیکھتے ہین چنانچہ ظریفون نے کہا ہے کہ تو عیسوی مذہب مین آکر جو چاہے سو کر - اور ہر ایک لامذہب اور دہریہ کہہ سکتا ہے کہ جسقدر شریعت والے لوگون مین نمونے کے طور پر دیکھا جاتا ہے اس سے بڑھکر میرے باطن مین ہے اور یہ نہین سمجھتے کہ ظاہر باطن کا آئینہ ہے - اور ہم زمانہ حال کے اکثر عیسائیون مین احکام ظاہریہ کی عوض احکام باطنی مین سے جسکے حاصل ہونے کا اونکو دعوی ہے بجز کتون کی محبت اور شراب نوشی وغیرہ کی رغبت کے اور کچھ نہین دیکھتے اگر حقیقی اور باطنی حکمون سے یہی مراد ہے خدا کسی کے نصیب نکرے - اور تم جان چکے ہو کہ شریعت احمدی مین شریعت موسوی کے جزئیات کا نسخ اسقدر نہین جسقدر شریعت عیسوی مین پایا جاتا ہے باوجود اسکے اگر عیسائی نسخ کا لفظ بولنے سے پرہیز کرتے ہین اور اسکے مضمون کا اقرار کرتے ہین اور نسخ کی عوض تکمیل نام رکھتے ہین پس محمدیون اور

مسیحیون کے درمیان نزاعِ لفظی ہوگی کہ اہلِ اسلام حکمِ سابق کے موقوف ہونے کو نسخ کہتے ہین
اور عیسائی اسکا نام تکمیل رکھتے ہین اور ظاہر ہے کہ نام کا اختلاف طعن کا باعث نہین ہوتا۔ اور جو
محمدیون کی طرف غلطی کی نسبت کی ہے البتہ پولوس مقدس اہلِ اسلام سے پہلے اس غلطی
مین گرفتار ہین جیساکہ جان چکے ہو۔ ہان بعض اہلِ اسلام کی غلطی جنہون نے عہدِ عتیق و عہدِ جدید
کا مطالعہ نہین کیا اسقدر ہے کہ وہ قیاس کرتے ہین کہ جیسا ہمارے مذہب مین شریعتِ موسوی
کے بعض احکام منسوخ ہین ایسا ہی شریعتِ عیسوی مین ہون گے اور یہہ نہین جانتے کہ اس مین
چار چیزون کی ہدایت کے سوا تمام احکام جزئیہ سے فراغت ہی اور عمل چندان قابلِ اعتبار نہین۔ اور
خدا جانے کہ شراب کے بارہ مین جو یارون اور اوسکی اولاد پر بیت المقدس کی خدمت کے
بجا لانے کے وقت حرام محض تھی اور اوسکے چھوڑنے والی کی تعریف اور پینے والے کی مذمت
چندجگہہ عہدِ عتیق مین بیان ہوی ہے چنانچہ انشاء اللہ تعالی چوتھے باب کے دوسری فصل کے
دوسری طعن کے جواب مین جانوگے کہ مذہبِ مسیحی مین کیا تکمیل ہوی **کیدِ سوم** عیسائی اعتراض
کرتے ہین کہ اہلِ اسلام یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوی حالانکہ یہہ محال
ہے کیونکہ آسمان خرق والتیام کو قبول نہین کرتا یعنے آسمان کا پھٹنا یا اسمین کہرکی دروازہ سوراخ
وغیرہ ہونا اور پھر جڑجانا یا ملجانا یہہ سب باتین غیر ممکن ہین پس وہان کوئی کیونکر جاسکتا ہے
علاوہ اسکے اسقدر مسافت کا طے کرنا اور ایک ہی رات مین لوٹ آنا کیونکر یقین آسکتا ہے ۔۔

جواب یونانی حکما جو خرق والتیام کے غیر ممکن ہونے کے قایل ہین انکی دلیلین
کامل نہین چنانچہ اپنی جگہہ پر ظاہر ہے علاوہ ازین ان لوگون کے قواعد سے سند پکڑنی محض لغو
ہے پولوس قرنتیون کے پہلے خط کے تیسرے باب ۱۹ مین لکھتا ہے کہ اس جہان کی حکمت خدا
کے آگے بیوقوفی ہے کہ لکھا ہے کہ وہ حکیمون کو انہین چترائیون مین پھنساتا ہے اور یہہ کہ خداوند حکیمون
کے قیاس کو جانتا ہے کہ باطل ہین۔ انتہی۔ اور اس سے قطع نظر اگر انکی دلیلون کے نتایج صحیح
ہون لازم آئیگا کہ عالم قدیم ہو اور قیامت اور حشر اور نشر کا آنا بالکل باطل ہووے اور تعجب ہے
کہ انکے قواعد کو حضرت عیسے کے ابن اللہ ہونے مین کیون لحاظ نہین کرتے۔ اور شریعتون مین
سے کسی شریعت مین خرق والتیام کا ممتنع ہونا ثابت نہین ہوتا بلکہ اسکا ثبوت سمجھا جاتا ہے اور
متی کی انجیل کے تیسرے باب ۱۶ اور مرقس کے پہلے باب ۱۰ اور لوقا کے تیسرے باب ۲۱ و ۲۲
مین لکھا ہے کہ یسوع بپتسمہ پاکے وہین پانی سے نکل کے اوپر آیا اور دیکھو کہ اسکے لئے آسمان

کہل گیا اور اُسنے خدا کی روح کو کبوتر کے مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا۔ انتہٰی۔ بعبارت
ستی۔ اور مرقس کے سولہوین باب ۱۹ مین لکھا ہے کہ خداوند انہین ایسا فرمانے کے بعد آسمان
پر اٹھایا گیا اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا۔ انتہٰی۔ اور یوحنا کے مکاشفات کے چوتھے باب مین
لکھا ہے کہ بعد اسکے جو مین نے نگاہ کی تو دیکھو کہ آسمان پر ایک دروازہ کہلا ہے۔ پھر کتاب
پیدائش کے ساتھوین باب ۱۱ مین طوفان کے حال مین لکھا ہے کہ بڑے سمندر کے سب سوتے
پھوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیان کہل گئین۔ انتہٰی۔ اور پھر اسی کتاب پیدائش کے آٹھوین
باب ۱ و ۲ مین لکھا ہے کہ پانی تھہر گیا اور گہراؤ کے سوتے اور آسمان کی کھڑکیان بند ہوئین
اور اسی کتاب پیدائش کے اٹھائیسوین باب ۱۲ مین لکھا ہے کہ اسنے یعنے یعقوب علیہ السلام نے
خواب مین دیکھا کہ ایک سیڑھی زمین پر دھری ہے اور اسکا سر آسمان کو پہونچا ہے اور دیکھو
خدا کے فرشتے اُسپر سے چڑھتے اترتے ہین (۱۷) اور وہ ہراسان ہوا اور بولا کہ یہہ کیا ہی ڈراونا
مقام ہے سو کچھہ اور نہین مگر خدا کا گھر اور آسمان کا آستانہ ہے۔ انتہٰی۔ اور سلاطین کی دوسری
کتاب کے دوسرے باب ۱۱ مین ایلیا پیغمبر کے آسمان پر چڑھنے کے حال مین لکھا ہے کہ ایک آتشی
رتھہ اور آتشی گھوڑون نے درمیان آکے اُن دونون کو جدا کر دیا اور ایلیا بگولے مین ہوکے
آسمان پر جاتا رہا۔ انتہٰی۔ اور بنی اسرائیل پر خدا تعالے کی مہربانیون کے حال مین اٹھترویں
زبور کے ۲۳ و ۲۴ مین لکھا ہے کہ اُسنے اوپر سے بدلیون کو حکم کیا اور اُسنے آسمان کے دروازے
کھولے۔ انتہٰی۔ ازالۃ الاوہام کی عبارت یون ہے کہ افلاک را از بالا فرمان دادہ بود و درہاے
آسمان را باز کردہ بود۔ چونکہ آج کل کے نئے تعلیم یافتہ آسمان کے وجود کے منکر ہین رفتہ
رفتہ کبھی ایک جگہہ کبھی دوسری جگہہ آسمان کا ترجمہ کہین بدلیون اور کہین بلندی کا کرتے جائینگے
پس اگر خرق والتیام محال ہووے لازم آئیگا کہ آسمان کا پھٹ جانا اور اسکے دروازون کا
کھلنا اور حضرت عیسے علیہ السلام پر روح القدس کا اترنا اور انکا اور ایلیا کا آسمان پر چڑھنا سب
جھوٹ ہووے اور طوفان کے بارہ مین توریت کی خبرین اور زبور کی خبر اور یوحنا کا مکاشفہ اور
حضرت یعقوب کا خواب بھی باطل ہووے نعوذ باللہ من امثال ھذا الخرافات علاوہ ازین
پولوس قرنتیون کے دوسرے خط کے بارہوین باب مین اپنے رسول ہونے کے باب مین لکھتا ہے
کہ بے شبہ اپنا فخر کرنا مجھے مناسب نہین پر مین خداوند کی رؤیتون اور مکاشفون کا بیان کیا چاہتا
ہون کہ چودہ برس گذرے ہون گے کہ وہ تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا گیا اور مین ایسے

شخص کو جانتا ہون اسنے وہ باتین سنی جو کہنے کی نہین اور جنکا کہنا بشر کا مقدور نہین وہ باتین بدن
کے ساتھ کہ یہہ مجھے معلوم نہین یا بغیر بدن کے کہ یہہ بھی مجھے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے انتہی ملخصا
پس عیسائی لوگ جبکہ بعض عیسائی شخصون کے حق مین یہہ عقیدہ رکھتے ہین پھر نہین معلوم کہ اہل
اسلام پر کیون اس قسم کا طعن کرتے ہین ظاہرا اسکا منشا محض تعصب ہے **ف** **نقل**
ایک دوست نے نقل کیا کہ بنارس مین ایک مجمع کے اندر ایک پادری صاحب اس طعن کو گاون
کے مسلمانون کے سامنے جو محض انیرہ تھے بیان کرتا تھا اتفاقا وہان ایک ہندو صرف شناس
بھی حاضر تھا اسنے جہت جواب دیا کہ عقلا کنواری عورت کے حاملہ ہونے سے اور بغیر باپ کے لڑکا
پیدا ہونے سے تو یہہ امر زیادہ بعید نہین پس اگر صرف عقلا ہی بعید ہونے سے معراج کی خبر
جھوٹی ہووے تو لامحالہ یہہ بھی جھوٹ ہوگا پادری صاحب بیچارے شرم کے مارے مبہوت ہوے
کچھہ جواب نہ بن آیا - جواد ابن ساباط اپنی کتاب کے دوسرے مقالہ کی سولہوین برہان مین نقل
کرتا ہے کہ مدراس مین کیا روس قسیس نے مترجمون کے روبرو مجھسے پوچھا گیا کہ اہل اسلام کا محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج مین کیا اعتقاد ہے مین نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ
سے اورشلیم تک جانے کے اور وہان سے آسمانون پر چڑہنے کے معتقد ہین - اسنے کہا کہ جسم
عنصری آسمان پر کیونکر جا سکتا ہے مین نے کہا کہ جب مین نے بعضے مسلمانون سے یہہ سوال
کیا تو انہون نے جواب دیا کہ ممکن ہے جیسا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے لئے ممکن ہوگیا - پھر مجھسے
کہا کہ تو نے یہہ اعتراض کیون نہ کیا کہ آسمان کا خرق والتیام جایز نہین مین نے کہا کہ یہہ اعتراض
بھی کیا تھا مجھے جواب دیا کہ آسمان کا خرق والتیام دونون محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے
جائز ہین جسطرح حضرت عیسی علیہ السلام کے لئے پھر مجھے کہا کہ تو نے یہہ اسطرح کیون نہ کہا کہ عیسے
خود خدا ہے اپنی مخلوق کے تصرف مین جسطرح چاہتا ہے اختیار رکھتا ہے - مین نے کہا کہ اسطرح
بھی کہا تھا مجھے جواب دیا کہ جب خدا پر حدوث کی علامتین مثلا مار کھانا پھانسی دیا جانا قبر مین
دبایا جانا وغیر ذلک جائز ہین تو کیا آسمان پر خرق والتیام جائز نہین ہو سکتا اور مین نے
ایک اور دلیل بھی اسپر بیان کی سنکر مجھے کہا کہ شاید ہماری لباس اور ہماری مذہب مین
ہماری مذہب کی تحقیق کے لئے آیا ہے مین نے جواب دیا کہ استغفر اللہ مین وہل مل یقین
نہین ہون بلکہ اہل اسلام کی گفتگو بلا کم وبیش نقل کرتا ہون - جاننا چاہئے کہ جواد ابن ساباط
اس زمانہ مین اپنی آپ کو عیسائی ظاہر کرتا تھا بعدہ توبہ کر کے مذہب اسلام قبول کیا والحمد للہ علی ذلک

اور ایک رات مین اسقدر مسافت طی کرنا کچھ محال نہین بلکہ ظاہر بعید معلوم ہوتا ہے اور تمام معجزات کا ایسا ہی حال ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ امر عادت کے موافق ہو اور عقل اسکے وقوع کو بعید نہ سمجھی تو پھر لوگ اسی معجزہ ہی کب گینگے چنانچہ توریت و انجیل کے دیکھنے والون پر بھی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور اور پیغمبرون کے معجزات کا سرسطالعہ کرتے ہوے پوشیدہ نہوگا **گیارھوان** عیسائی کہتے ہین کہ اہلِ اسلام دعوی کرتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے معجزہ سے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا اور اسکا یقین نہین آتا کیونکہ اگر یہہ بات سچ ہوتی تو تمام فرقون مثلاً ہندوؤن اور عیسائیون وغیرہ کی کتابون اور تواریخون مین لکھا ہوتا نہ کہ فقط اہلِ اسلام کی کتابون اور ساری جہان مین دکھائی دیتا اور تفسیر وں اقتربت الساعۃ وانشق القمر کے مضمون کے بیان مین معلوم ہوتا ہے کہ چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانیون مین سے ہے جو اُسدن ظہور مین آئیگا اسلیئے بیضاوی اُسکی تفسیر مین سینشق القمر یوم القیمۃ کہتا ہے یعنے قیامت کو چاند پھٹیگا پس اسکو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ جاننا قرآن شریف کا جھٹلانا ہے **جواب** اگر یہہ معجزہ عیسائیون کے دفتر مین عناد کے باعث سے موجود نہوا اور علی ہذا القیاس ہندوؤن کے دفتر اس سے اس خبر کا جھوٹھ ہونا لازم نہین آتا کیونکہ حضرت مسیح کے تمام معجزے یہودیون کی کتابون مین کہان لکھی ہین بلکہ مخالف لوگ ایسی خبرون کے چھپانے اور باطل کرنے مین کوشش کرتے ہین اور عناد کی جہت سے اگر بچشمِ خود بھی دیکھین انکار کرتے ہین اور اُسے جادو وغیرہ کہتے ہین کیا دیکھتے نہین ہو کہ باوجود معجزون کے دیکھنے کے یہودیون نے کسقدر حضرت مسیح کے انکار کرنے مین کوشش کئے اور جنون اور دیوؤن کے نکالنے کو باعلزبول دیوؤن کے بادشاہ کی مدد سے جانتے تھے اور ابتک کہتے ہین کہ بلا شبہ حضرت مسیح کے خوارق عادات ناپاک روحون کے وسیلے سے تھے اور جو تکلیفین اُنذات مصدرِ حسنات کو پہونچائین اور ایسا ہی آنجناب کے حواریون کو بھی جو اذیتین اور تکلیفین دین حواریون کے اعمال کے ناظرین پر پوشیدہ نہین پس کسی خبر کا سچا ہونا مخالفون کے دفتر مین درج ہونے پر موقوف نہین اور اگرچہ یہ امر بدیہی اور ظاہر ہے لیکن اس رسالہ کی عادت کے موافق مختلف واقعات مندرجہ کتب عہد عتیق و جدید کی چند مثالین لکھتا ہون جنکی واقع ہونے کی صورت مین اُن حادثون کا سارے جہان مین یا اکثر مین شاہدہ ہونا اور دیکھا جانا ضروری ہے حالانکہ کتبِ مذکورہ کے سوا کسی فرقہ کی کتابون مین ثابت نہین **اول** یہہ کہ نوح علیہ السلام کے طوفان کی خبر کتاب پیدائش کے ساتوین اور آٹھوین باب مین مفصل مرقوم ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ چالیس دن اور

چالیس رات زمین پر پانی کی جھڑی لگی رہی اور پانی بڑھ گیا اور کشتی زمین پر سے اٹھ گئی اور کشتی پانی کے اوپر بہتی رہی اور پانی زمین پر بے نہایت بڑھگیا اور سب اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے چھپ گئی پندرہ ہاتھ پانی انکے اوپر بڑھا اور سب جاندار جو زمین پر چلتی تھی پرندے اور چرندے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے تھے اور سب انسان مرگئے سب جنکی نتھنون مین زندگی کا دم تھا انمین سے جو خشکی پر رہے تھے مرگئے بلکہ سب موجودات جو روے زمین پر جان رکھتی تھین مٹ گئین فقط نوح اور جو اسکے ساتھ کشتی کے اندر تھے بچرہے اور پانی کی باڑ ڈیڑھ سو دن تک زمین پر رہی پھر آسمان سے مینہ تھم گیا اور پانی زمین پر سے رفتہ رفتہ گھٹ جاتا تھا اور ساتوین مہینے کی سترھوین تاریخ کو ارارط کے پہاڑون پر کشتی ٹک گئی اور پانی دسوین مہینے تک گھٹتا چلا جاتا تھا اور دسوین مہینے کی پہلی تاریخ کو پہاڑون کی چوٹیان نظر آئین۔ انتھی۔ **دوم** یہ کہ آفتاب کے ٹھہرنے کی خبر یوشع کی کتاب کے دسوین باب ۱۲ مین لکھی ہے کہ جسدن خدا نے اموریون کو بنی اسرائیل کے آگے لاکے انکی قابو مین کر دیا اسدن یشوع نے خداوند کے حضور بنی اسرائیل کے سامہنے یون کہا کہ اے آفتاب جبعون پر ٹھہرا رہ اور اے مہتاب تو بھی وادی ایلون کے درمیان تب آفتاب کہڑا رہا اور مہتاب ٹھہر گیا یہان تک کہ ان لوگون نے اپنے دشمنون سے انتقام لیا۔ کیا یہ کتاب الیاشر مین نہین لکھا ہے۔ (ازالۃ الاوہام مین اسکے بعد لفظ کہ بیانیہ لکھا ہے یعنے الیاشر کی مین جو کچھ لکھا ہے اس کی عبارت یا مضمون یہہ ہے جو ۱۴ ورس تک مرقوم ہے یہان سے یہ معلوم ہوا کہ یہ مضمون الیاشر کی کتاب مین سے نقل کر کے لکھا ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اس کتاب کا مصنف یشوع نہین ہے کیونکہ اپنا حال لکھتے ہوے کسی کتاب کا حوالہ دینے کی کچھ ضرورت نہین۔ اس عیب کو چھپانے کے واسطے مرزا پور کی بیبل مین لفظ کہ کی جگہہ لفظ اور لکھا ہے اگرچہ ابھی تک وہ مطلب حاصل نہین ہوا جو پادری صاحب نے چاہا مگر دو تین کمیتیون مین آہستہ آہستہ کر لین گے) اور آفتاب آسمان کے بیچوبیچ ٹھہرا رہا اور قریب دن بھر کے پچھم کے طرف کو مائل نہ ہوا اور اس سے آگے ایسا دن کبھی نہوا اور نہ اسکے بعد تھا۔ انتھی۔ **سیوم** یہہ کہ کتاب سلاطین کی دوسری کتاب کے بیسوین باب مین اور اشعیا کی کتاب کے اڑتیسوین باب مین لکھا ہے کہ جب حزقیا بادشاہ نے مرض مہلک مین جناب خداوندی سے اپنی شفا

حاشیہ ۱۲ ازالۃ الاوہام مین الیاشر کو یاصار لکھا ہے ۱۲ یہ وہی لفظ اور جسکی عوض ازالۃ الاوہام مین لفظ کہ لکھا ہے

پانے کے لئے دعا مانگی اور اشعیا نبی کی معرفت اسکی قبولیت معلوم ہوی تو پوچھا کہ میرے تندرست
ہونے کی کیا دلیل ہے کہ خدا مجھے شفا بخشیگا اشعیا نے کہا کہ یہہ نشانی ہے کہ اگر تو کہے سایہ دس
درجہ آگے بڑہ جاوے اور اگر تو کہے دس درجہ پیچھے ہٹے حزقیا نے جواب دیا کہ یہہ سایہ کا آگے
بڑہنا ایک تھوڑی سی بات ہے پس اسطرح نہووے بلکہ سایہ دس درجہ پیچھے لوٹ جائے
اشعیا نے دعا کی اور سایہ کو دس درجہ پیچھے کو لوٹایا۔ انتہی۔ یسعیا کی کتاب مین اسطرح لکھا
ہے چنانچہ آفتاب جن درجون سے کہ ڈہل گیا تھا انمین کے دس درجہ پھر چڑہ گیا۔ انتہی۔

چہارم یہہ کہ انجیل متی کے دوسرے باب مین لکھا ہے کہ مجوسی پورب کی طرف سے
جناب مسیح کا ستارہ دیکھکر یروشلم مین آئے اور ہیرود بادشاہ سے اجازت لیکر یہودیہ بیت
لحم کی طرف روانہ ہوئے اور وہ ستارہ انکے آگے آگے جاتا تھا یہان تک کہ جہان وہ
لڑکا تھا وہان ٹھہر گیا **پنجم** یہہ کہ متی کے تیسرے باب مین جناب مسیح کیواسطے آسمان کا
پھٹ جانا اور روح القدس کا کبوتر کی شکل بنکر انجناب پر نازل ہونا لکھا ہے اور اوسکی نقل
مقدمہ کے دوسرے فائدے مین گذر چکی اور تیسرے کید کے جواب مین بھی **ششم**
یہہ کہ جناب مسیح کے مصلوب ہونے کے حال مین انجیل متی کے ستائیسوین باب ۵۱ اور
مرقس کے پندرہوین باب اور لوقا کے تیئیسوین باب ۴۴ مین لکھا ہے کہ چھٹے گھنٹے کے قریب تہا
کہ ساری زمین پر اندہیرا چھا گیا اور نوین گھنٹے تک رہا اور سورج تاریک ہوگیا۔ انتہی۔ بلفظہ
لوقا۔ اور دیکھو ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا اور زمین کانپی اور پتھر ترک گئے
اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی جو آرام مین تھین اٹہین اور قبرون مین سے
نکل کر اور مقدس شہر مین جاکر بہتون کو نظر آئین۔ انتہی۔ اور ان خبرون مین سے پہلے تین
خبرین تمام یہودیون اور عیسائیون کے نزدیک اور پچھلی تین خبرین تمام عیسائیون کے نزدیک
ثابت اور صحیح ہین حالانکہ ان چھہ خبرون مین سے کوئی سی خبر بھی ہندو کے کفارون اور چین کے
اور خطا کے کفارون اور آتش پرستون کے دفتر مین ثابت اور مرقوم نہین بلکہ پچھلے تین
خبرون کا یہودیون کے دفتر مین بھی کوئی اثر اور نشان نہین اور ہندو کے کفار حضرت نوح ع
کے طوفان کے منکر ہین حالانکہ طوفان نوح ایسا بڑا حادثہ ہے کہ برس روز کے قریب تک رہا
اور توریت کی خبر کے موافق اور پطرس حواری کی خبر کے موافق جو اسکے پہلے خط کے تیسرے
باب کی بیسوین آیت مین مرقوم ہے کہ آٹھ شخصون کے سوا بنی آدم مین کسی نے نجات نہین پائی

اور اپنے انکار کی یہہ دلیل لاتے ہین کہ ہمارے مذہب مین بہت سی کتابین نوحؑ کے زمانے سے پہلے کی تصنیف کی ہوی ہین اگر ایسا عالمگیر طوفان ہوتا وے کتابین کب باقی رہتین اور نہ ہماری کتابون مین اس طوفان کا کوئی ذکر ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی خطا اور چین کے کفار انکار کرتے ہین۔ اور سورج کا آسمان کے بیچوبیچ کامل ایک روز تک ٹھہرا رہنا جو اس حساب سے وہ دن دو روز کے برابر آٹھ پہر کے مقدار ہوتا ہے اور ایسا ہی جہان کہین اسوقت رات ہوگی وہ بھی دو رات کے برابر ہوگی اور علی ہذا القیاس جہان کہین اسوقت طلوع و غروب یا صبح و شام کا وقت ہوگا۔ اور اس درجہ سایہ کا پیچھے طرف کو لوٹ جانا اور آفتاب کا ہٹنا۔ اور آسمان کا پھٹ جانا اور تین گھنٹے تک تمام روے زمین پر اندھیرا چھا جانا اور آفتاب کا تاریک ہونا اور اور اسور ہولناک کا واقع ہونا ایک عجائبات سے ہے اور چونکہ یہہ واقعات دن کو ہوے اور عرصے تک رہے پس ضرور تھا کہ سب لوگ دیکھتے اور ایسا ہی ستارے کا مجوسیون کے آگے آگے جانا عرصے تک تھا۔ بخلاف چاند کے دو ٹکرے ہونے کے کہ رات کے وقت صرف ایک لحظہ کے مقدار تھا۔ پس جبکہ ان خبرون کا نہ مندرج ہونا بلکہ بعض کفار کا نوح علیہ السلام کے طوفان کی خبر سے انکار کرنا ان خبرون کے جھوٹ ہونے کی دلیل نہوا بلکہ موافقین کے نزدیک تواتر کے طور پر ثابت ہوجانا کفایت ہوگیا پس کونسی وجہ سے تھوڑی سی دیر چاند کے دو ٹکرے ہونے کو مخالفون کے دفتر مین درج نہونے کے سبب جھوٹ سمجھا جاوے اور موافقون مین یہہ خبر ایسی طرح سے کہ جسمین بالکل شک نرہے تواتر کے درجہ کو پہنچ گئی۔ انکے نزدیک یہہ بات ثابت ہوچکی کہ مکہ شریف مین ہجرت سے پانچ برس پیشتر چاند دو ٹکرے ہوگیا تھا اسکا سبب یہہ ہے کہ ایک رات ابوجہل اور یہودی حضرت پیغمبر علیہ السلام کے پاس گئے اور ابوجہل نے معجزہ کی درخواست کی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ تو کونسا معجزہ چاہتا ہے یہودی نے کہا کہ یہہ شخص (حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) جادوگر ہے اسکو کہہ کہ چاند کے دو ٹکرے کردے کیونکہ جادوگر کا تصرف آسمان مین نہین چلتا ابوجہل نے بھی معجزہ طلب کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت کی انگلی نکال کر اشارہ کیا اوسی وقت چاند کے دو ٹکرے ہوگئے آدہا ٹکرا اپنی جگہہ قایم رہا اور آدہا اپنی جگہہ سے دوسری جگہہ ہوگیا ابوجہل نے کہا کہ اب چاند کو کہو کہ پھر ملجاوے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیت نے اشارہ کیا دو ٹکرے مل گئے یہودی یہہ دیکھکر اوسیوقت مسلمان ہوگیا ابوجہل نے کہا کہ اُس نے جادو سے ہماری نظربندی کی اور ہمین چاند کے دو ٹکرے دکھلائی دئے ہین۔

گرد و نواح سے جو مسافر آئین گے مین انسے دریافت کرونگا کہ انہون نے بھی دیکھا ہے یا نہین القصہ جب مسافر آئے انسے پوچھا سب نے جواب دیا کہ فلانی رات مین ہمنے چاند دو ٹکرے دیکھا باوجود اسکے ابوجہل پھر بھی ایمان نہین لایا - اور وہ جو اعتراض کرتے ہین کہ سارے جہان مین دیکھا جاتا - مین کہتا ہون اول تو سارے جہان مین دکھلائی دینا کچھ ضرور نہین کیونکہ احتمال ہے کہ بعضے جگہہ بادل ہون اور کبھی چاند بعضے جگہہ ظاہر ہوتا ہے اور بعضی جگہہ نہین ظاہر ہوتا بعض لوگون کو نظر آتا ہے بعض کو نظر نہین آتا اور ایسا ہی چاند گہن بعضے شہرون مین دیکھا جاتا ہے بعضے شہرون مین نہین بعضے شہرون مین پورا گہن نظر آتا ہے بعضون مین تہوڑا سا بعضے شہرون مین جانتے ہی نہین مگر جو لوگ علم نجوم مین دخل رکھتے ہین - مگر باوجود اسکے کوئی قطعی اور یقینی دلیل سارے جہان مین نظر نہ آنے کی نہین بلکہ مسافرون نے ابوجہل کو خبر دی تھی اور ایسا ہی ملیبار کا راجہ اس زمانہ مین اسی معجزے سے ایمان لایا چنانچہ تاریخ فرشتہ کے گیارہوین مقالے مین اسکا حال لکھا ہے اسکی عبارت کا یہہ ترجمہ ہے کہ سامری نے جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین اپنے ملک مین چاند کا پھٹنا دیکھا اس امر کی تحقیق کے لئے معتبر آدمی اطراف و جوانب مین بھیجے بعدہ جب معلوم ہوا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعوی کرکے شق قمر کو منجملہ اور معجزات کے ایک معجزہ ٹھہرایا ہے تب سامری کشتی پر ہوکر ملک حجاز مین گیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کرکے مسلمان ہوگیا اور خانۂ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوا اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ سے اپنے وطن جانے کی رخصت لیا جب اہل اسلام کی ایک جماعت سمیت شہر ظفار مین پہونچا مرض مہلک مین گرفتار ہوکر انتقال کرگیا اب اسکی قبر اسی شہر مین ہے اور لوگ وہان زیارت کے لئے جاتے ہین اور برکت حاصل کرتے ہین - انتہی - یہان سے معلوم ہوا کہ عرب کے سوا دوسری جگہون مین بھی دیکھا گیا مگر چونکہ یہہ معجزہ رات کے وقت تھا اور رات کو اکثر لوگ نیند مین ہوتے ہین اور بعض لوگ جو بیدار بھی ہوتے ہین وہ بھی گھرون اور کونون مین چھپے ہوے رہتے ہین اور یہہ معجزہ ایک لحظہ کی مقدار ہوا اور ہر شخص کی بیداری مین بھی آسمان کی طرف نگاہ نہین ہوتی اسی سبب سے اکثر لوگون کی نظر مین نہ آیا - اور چاند گہن کی طرح سے پہلے اسکا کوئی وقت بھی مقرر نہ تھا جو خواہ مخواہ لوگ دیکھنے کے لئے منتظر رہتے اور دیکھتے بلکہ یہہ احتمال ہے کہ دیکھنے والون نے بھی جو واقف نہ تھے اسکو ایک قسم کا